ضبط وترتیب : مولانا عبدالقدیر مردانی

الشیخ دکتور عبداللہ عمر نصیف ۔۔۔۔
حضرت مولانا پروفیسر صبغۃ اللہ مجددی ۔۔۔۔

دارالعلوم حقانیہ

اتحادِ اُمت اور جہادِ افغانستان

الشیخ دکتور عبداللہ عمر نصیف سیکرٹری جنرل رابطہ عالم اسلامی اور جناب پروفیسر صبغۃ اللہ مجددی صدر افغان عبوری حکومت کے مؤرخہ ۲ر جون ۱۹۸۹ء کو مرکز علم دارالعلوم حقانیہ تشریف آوری کے موقعہ پر نماز جمعہ سے قبل اساتذہ و مشائخ اور طلبا اور عامۃ المسلمین سے خطاب کا اردو ترجمہ پیش خدمت ہے۔ (ادارہ)

الشیخ دکتور عبداللہ عمر نصیف کا خطاب

خطبۂ مسنونہ کے بعد ارشاد فرمایا :۔

الحمدللہ کہ اللہ تعالیٰ نے مجھے یہ موقعہ مرحمت فرمایا کہ آپ کے اس عظیم جامعہ دارالعلوم حقانیہ، جس کی مرکزیت اور تاریخی کردار سے متعلق بہت کچھ سن چکا تھا، کی زیارت کرسکوں۔ اور پھر یہاں کے اکابر مشائخ اور آپ حضرات کی ملاقات کی سعادت بھی حاصل ہوگئی ہے۔ اور پھر اللہ تعالیٰ کا یہ بھی احسان ہے کہ آپ کو علوم دینیہ کے اندر مشغول رکھا ہے، تحصیل علم دین اور اشاعتِ علم کی توفیق بخشی ہے۔

یہ دور بہت پرفتن دور ہے۔ اس دور میں مختلف طریقوں سے عجیب وغریب اور خطرناک فتنے عالم اسلام پر مسلط ہو رہے ہیں، فتنہ اور فساد پورے معاشرہ میں پھیل چکا ہے، جیسا کہ اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتے ہیں: ظَهَرَ الْفَسَادُ فِي الْبَرِّ وَالْبَحْرِ بِمَا كَسَبَتْ أَيْدِي النَّاسِ۔ ( )

طلب علم اس زمانے میں ایک عظیم جہاد ہے کہ اللہ تعالیٰ کی راہ میں نکلا جائے اور علم حاصل کیا جائے اور پھر

تمام عالم اسلام کو دین حق کی طرف دعوت دی جائے مسلمانوں کے اتحاد و اتفاق کی کوشش کی جائے اور اصلاحِ معاشرہ کی سعی کی جائے کہ یہی رضائے الٰہی کا راستہ اور قربِ خداوندی اور نجات و فلاح کا راستہ ہے۔

آپ جانتے ہیں کہ پاکستان کا قیام محض اسلام کی خاطر عمل میں آیا تھا، اب یہاں کے مسلمان اس عظیم مقصد کے حصول اور اس مشن کی تکمیل کے سلسلہ میں اس بات کے بہت زیادہ محتاج ہیں کہ وہ اپنی کاوشیں منظم کریں، نوجوانوں کی تربیت کریں، باہمی اعتماد اور بھرپور اتحاد کا مظاہرہ کریں، کیونکہ پاکستان کی اسلامی حیثیت اور اس کی نظریاتی اساس کے خاتمہ کے لیے بہت بڑی سازشیں کی جارہی ہیں۔ اسلام دشمن قوتیں مستعمرین، صیہونی اور یہودی سب یہی چاہتے ہیں کہ مسلمانوں کے اندر نفاق پیدا کیا جائے اور پھوٹ کی فضا قائم ہو اور اسلامی معاشرہ کو تہس نہس کرکے افتراق و انتشار کو ہوا دی جائے ——— اس عظیم جامعہ (دارالعلوم حقانیہ) کا یہ فریضہ ہے کہ ان سازشوں کی مدافعت اور بھرپور مقابلہ کرنے کے لیے اپنی کوششیں تیز سے تیز تر کردے اور اپنی سابقہ تاریخی اور شاندار روایات کو قائم رکھے۔

مسلمانوں کو اللہ تعالیٰ نے حکم دیا ہے کہ آپس میں تعلق و اُلفت، محبت، اخوت اور بھائی چارے کی فضا قائم کریں کیونکہ سارے مسلمان جسدِ واحد کی طرح ہیں مسلمان آپس میں تعاونوا علی البر والتقویٰ کریں، یعنی نیکی اور تقویٰ کی باتوں میں ایک دوسرے کی نصرت و حمایت کریں ——— رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ مسلمان سارے کے سارے بمنزلہ جسدِ واحد کے ہیں جس کے تھوڑے سے حصے کو تکلیف ہو تو پورا جسم تکلیف میں رہتا ہے۔

مجھے اور پورے عالم اسلام کو اس بات پر بے حد مسرت ہوتی ہے کہ جامعہ حقانیہ جہادِ افغانستان کی امداد و حمایت میں پورے اخلاص سے حصہ لے رہا ہے اور جامعہ ہذا کے فضلاء، اساتذہ اور طلبہ کی اس عظیم جہاد میں بھرپور نمائندگی اور قیادت کا مرکزی کردار ہے۔ جہادِ افغانستان واقعتہً ایک عظیم جہاد ہے، اس کی تکمیل اور کامل فتحمندی کیلئے مسلمانوں کی صفوں میں باہمی اعتماد، یکجہتی اور اتحاد کی ضرورت ہے۔ مجھے یہ سنکر بھی بہت مسرت ہوتی ہے کہ اس جامعہ حقانیہ کا افغان قائدین، مجاہدین اور مسلمانوں کی صفوں کے اندر اتحاد و اتفاق قائم کرنے کے سلسلہ میں بھی بڑا حصہ اور بنیادی کردار ہے۔

اور ہم بھی اور پوری امتِ مسلمہ ایسے عظیم جامعات کی طرف محتاج ہیں کہ ان کے فضلاء اور علماء مسلمانوں میں وحدت پیدا کریں، ان کے تشخص کا بچاؤ اور حفاظت کا اہتمام کریں۔ اور یہ کام جامعہ حقانیہ جیسے اسلامی جامعات اور ادارے ہی کرسکتے ہیں، اللہ تعالیٰ آپ کا یہ اخلاص، للہیت اور یہ سلسلۂ جہاد جاری اور مستحکم رکھے۔

جس طرح آج کا عمومی ماحول اور اجتماعی معاشرہ بگڑ چکا ہے تو اس کی درستگی اور اصلاح کے لیے بڑے حوصلے، حکمتِ عملی، دور اندیشی اور صبر و استقامت کی ضرورت ہے، یکدم اور فوری طور پر ہم انقلاب برپا نہیں کرسکتے بلکہ یہ جدوجہد

سالہا سال تک اور صبر آزما مراحل اور بڑی قربانیوں کی محتاج ہے۔ کیونکہ فساد کی رفتار بہت تیز ہے، جس طرح آگ فوراً جنگل میں پھیل جاتی ہے اسی طرح خرابی، بربادی اور فساد بھی تیزی سے معاشرہ کے اندر پھیل جاتا ہے اور پورے معاشرہ کو اپنی لپیٹ میں لے لیتا ہے۔ اور بھلائی و اصلاح کی رفتار بہت کم ہے کیونکہ نفسِ انسانی بھی شہوات کی طرف آسانی سے مائل ہوتا ہے۔ تو ہم علم صحیح، عقیدۂ صحیح اور صحیح حکمتِ عملی کا راستہ اختیار کریں گے تب کہیں جا کر کامیاب ہوں گے۔

آپ کا اور جامعہ حقانیہ کے مہتمم حضرت مولانا سمیع الحق صاحب کا نہایت شکرگذار ہوں کہ آپ نے میرا والہانہ استقبال کیا۔ اور اتنی محبت و اخلاص کا مظاہرہ کیا، اور مجھے یہاں کے علمی و دینی ماحول، یہاں کے دینی کام، یہاں کے اساتذہ و طلبہ اور بابرکت مقامات کی زیارت سے سعادتمند ہونے کا موقع بخشا۔ اللہ تعالیٰ جامعہ حقانیہ اور آپ کی سعی کو جاری و ساری رکھے اور اپنی بارگاہ میں قبولیت سے نوازے۔ ان عظیم مقاصد اور انقلابِ اسلامی کے مقدس مشن میں ہم آپ کی، جامعہ حقانیہ کی اور اس کے مہتمم مولانا سمیع الحق صاحب کی کاوشوں کی پوری تائید اور حمایت جاری رکھیں گے۔

اسی مناسبت کے ساتھ میں مولانا صبغۃ اللہ مجددی کی جامعہ حقانیہ میں تشریف آوری پر بھی بہت خوش ہوں اور ان کا بھی شکریہ ادا کرتا ہوں۔ اور افغان مجاہدین نے میدانِ جنگ میں جس صبر و استقامت اور حوصلہ کا ثبوت دیا ہے پورا عالم اسلام اس کو خراجِ تحسین پیش کرتا ہے۔ اور ہم بھی دعا کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ جہادِ افغانستان کو سازشوں اور فتنوں سے محفوظ و مامون رکھے اور اس عظیم جہاد کو کامیابی سے ہمکنار فرما دے۔ آمین

حضرت مولانا پروفیسر صبغۃ اللہ مجددی صدر افغان عبوری حکومت کا خطاب

خطبۂ مسنونہ کے بعد!

حضرات علماء کرام، مشائخ عظام، عزیز طلبہ! مخدوم محترم حضرت مولانا سمیع الحق مدظلہ نے مجھے حکم فرمایا ہے کہ میں بھی چند منٹ آپ حضرات سے کچھ باتیں کرلوں۔ اب جو افغانستان کا عظیم جہاد شروع ہے اور اس کی فتح و نصرت میں قدرے تاخیر ہو رہی ہے اس میں اولاً ہمیں اپنے کردار اور اپنے حالات کا جائزہ لینا چاہیئے، سب سے پہلے اپنی اصلاح کرلینی چاہیئے۔ واصلحوا ذات بینکم..... الخ

افغانستان میں جو ہم پر مصیبتیں آئی ہیں، مصائب کے پہاڑ ٹوٹے ہیں یہ سب ہمارے اعمالِ بد کا نتیجہ ہے۔ مگر الحمدللہ کہ افغان قوم نے بیداری کا ثبوت دیا، اللہ تعالیٰ کی طرف سے تنبیہ و انذار کے تازیانے کو سمجھے تو مقابلہ میں ڈٹ گئے، جہاد کیا اور خدا کا فضل و کرم ہے کہ روسی فوجیں افغانستان میں پسپا ہو گئیں۔